میں اچھی بیوی کیسے بنوں

تقریظ: شیخ الحدیث والتفسیر
مفتی محمد عرفان احمد مدنی
(دارالافتاء اہلسنت فیصل آباد)

مصنف:
مفتی محمد اویس باجوہ

دارالفکر شریعہ اکیڈمی

فہرست

فہرست 1

پیش لفظ 2

تقریظ 4

ذاتی کردار، اخلاقیات اور دینی امور 6

شوہر کے ساتھ تعلقات: حقوق، فرائض اور باہمی محبت 10

گھریلو انتظام و انصرام اور کفایت شعاری 22

اولاد کی تربیت اور خاندانی زندگی 24

سماجی تعلقات، مہمان نوازی اور معاشرتی آداب 26

خاص نصیحت 27

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نکاح کو ایک مقدس اور پاکیزہ رشتہ قرار دیا ہے، اور اسے نصف ایمان بھی کہا گیا ہے۔ یہ رشتہ نہ صرف دو افراد بلکہ دو خاندانوں کو جوڑتا ہے اور معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی خاندان کی تشکیل کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک خوشگوار اور پُر سکون ازدواجی زندگی ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے، اور اس خوشگواری کو قائم رکھنے اور پروان چڑھانے میں زوجین، خصوصاً بیوی، کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ **"میں اچھی بیوی کیسے بنوں؟"** اسی اہم موضوع پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس کتاب میں ان اوصاف، عادات اور رویوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جو ایک مرد اپنی شریکِ حیات میں دیکھنا پسند کرتا ہے اور جن کی بدولت ازدواجی زندگی محبت، مودت، اعتماد اور سکون کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ یہ رہنمائی قرآن وسنت کی روشنی میں، بزرگوں کے تجربات اور ازدواجی نفسیات کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے۔

اس رسالہ کا مقصد خواتین کو ان پہلوؤں سے روشناس کرانا ہے جن پر توجہ دے کر وہ نہ صرف اپنے شوہر کی نگاہ میں اپنی قدر و منزلت بڑھا سکتی ہیں بلکہ اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بھی بنا سکتی ہیں۔ یہ صرف احکامات کی فہرست نہیں، بلکہ محبت، احترام اور باہمی افہام و تفہیم کے حصول کا ایک عملی راستہ ہے۔ ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو کر ایک بیوی اپنے شوہر کا دل جیت سکتی ہے، ازدواجی بندھن کو مضبوط کر سکتی ہے اور ایک ایسی خوشگوار فضا قائم کر سکتی ہے جو نہ صرف زوجین کے لیے باعثِ راحت ہو بلکہ آنے والی نسلوں کی بہترین تربیت کی بنیاد بھی فراہم کرے۔

یہ رسالہ ہر اس خاتون کے لیے ایک بیش قیمت رہنما ثابت ہوگی جو اپنی ازدواجی زندگی کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کامیاب اور خوشگوار بنانا چاہتی ہے۔ یہ نئی نویلی دلہنوں کے لیے بھی اتنی ہی مفید ہے جتنی کہ برسوں سے ازدواجی رشتے میں منسلک خواتین کے لیے، جو اپنے تعلقات میں نئی روح پھونکنا چاہتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے قارئین کے لیے نفع بخش بنائے اور ہم سب کو اپنے گھروں کو امن و سکون کا مرکز بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تقریظ

(شیخ الحدیث والتفسیر ابو الفیضان مفتی عرفان احمد مدنی دامت برکاتہم العالیہ)

الحمد للہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اَمابعد!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانی نسل کی بقا، تمدن کے استحکام اور قلبی و روحانی سکون کے لیے "نکاح" جیسے مقدس رشتے کو بنیاد بنایا ہے۔ ایک پاکیزہ معاشرے کی پہلی اینٹ ایک مثالی اور خوشگوار گھرانہ ہوتا ہے، اور اس گھرانے کو امن کا گہوارہ بنانے میں ایک نیک اور سمجھدار بیوی کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں "نیک عورت" کو دنیا کا بہترین اثاثہ (خیرُ متاعِ الدنیا) قرار دیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں جہاں مادہ پرستی، مغربی افکار کی یلغار اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال نے خاندانی نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے، وہاں ازدواجی زندگی میں تلخیاں، بدگمانیاں اور بالآخر طلاق و علیحدگی کی شرح میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ خواتین کو ان کے شرعی حقوق و فرائض، گھریلو ذمہ داریوں اور شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک کے ان پہلوؤں سے آگاہ کیا جائے جو قرآن و سنت کی روشنی میں طے شدہ ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ "**میں اچھی بیوی کیسے بنوں؟**" اس موضوع پر بہترین تصنیف ہے، مؤلف نے نہایت سلیس، شگفتہ اور عام فہم زبان میں ازدواجی زندگی کے پیچیدہ مسائل کا آسان انداز اور موجودہ زمانے کے حالات و واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، حل پیش کیا ہے۔

یہ رسالہ امید ہے کہ ہر اس بیٹی اور بہن کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے جو نکاح کے اس عظیم بندھن میں بندھنے والی ہے یا بندھ چکی ہے اور اُن خواتین کے لیے بھی مشعلِ راہ ہے جو اپنے گھر کو سکون کا گہوارہ بنانا چاہتی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس مخلصانہ کاوش کو قبول فرمائے، اسے خواتینِ اسلام کے لیے نافع بنائے اور امتِ مسلمہ کے بگڑتے ہوئے خاندانی نظام کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

وما توفیقي إلا باللہ، علیہ توکلت وإلیہ أنیب۔

ابو الفیضان عرفان احمد مدنی

عزیز بہنو اور بیٹیو! اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ایک پر امن، خوشگوار اور اسلامی گھرانہ معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اس کی تشکیل میں ایک نیک اور صالح عورت کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند ایسی صفات بیان کی جارہی ہیں جو ایک عورت کو حقیقی معنوں میں مثالی بناتی ہیں، اور جنہیں شریعت نے پسند فرمایا ہے۔ ان پر عمل پیرا ہو کر آپ نہ صرف اپنے شوہر کی آنکھوں کا نور بن سکتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل کر سکتی ہیں۔

ذاتی کردار، اخلاقیات اور دینی امور

احکامِ الٰہی اور سنتِ رسول ﷺ کی اطاعت: ایک صالحہ بیوی کی اولین شناخت یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر و باطن میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی کامل اطاعت گزار ہو۔ یہی اطاعت اس کی زندگی کے ہر پہلو میں نور اور برکت کا ذریعہ بنتی ہے، اور گھر کو امن کا گہوارہ بناتی ہے۔

نیک سیرت : بیوی کا نیک اور صالح ہونا گھر کی بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کی نیکی صرف عبادات تک محدود نہ ہو، بلکہ اخلاق، معاملات اور سوچ میں بھی جھلکے، کہ یہی اصل دینداری ہے۔

شکر گزاری کا جذبہ : ایک نیک بیوی اپنے شوہر کی قدردان ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے کہ اس نے نکاح جیسی نعمت عطا فرما کر عفت کی حفاظت کا سامان کیا۔ یہ شکر گزاری نعمتوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

یاد رہے کہ ایک خوش باش بیوی وہ ہے جو نکاح کے مقدس رشتے پر مکمل ایمان اور یقین رکھتی ہے۔ اسے یہ بات دل کی گہرائیوں سے تسلیم کرنی چاہیے کہ شادی محض ایک سماجی رسم نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ایک فطری اور بابرکت نظام ہے۔ یہ رشتہ نصف ایمان کی تکمیل، نسلِ انسانی کے تحفظ، رزق میں برکت اور شیطان کے حملوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

بعض اوقات تعلیم یا دیگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے دل میں یہ خیال آسکتا ہے کہ شادی ایک بوجھ ہے یا اس کے بغیر زندگی بہتر گزر سکتی ہے۔ یہ سوچ سراسر ایک دھوکا ہے۔ دنیا کی عظیم ترین خواتین، جیسے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، نے ازدواجی زندگی گزار کر امت کے لیے بہترین نمونہ قائم کیا۔ لہٰذا، اس رشتے کو اللہ کی نعمت سمجھتے ہوئے پوری خوش دلی اور شرح صدر کے ساتھ قبول کرو اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ یہی یقین تمہاری ازدواجی زندگی میں برکت اور سکون کی بنیاد بنے گا۔

اخلاقِ حسنہ : بہترین اخلاق ایک مومنہ عورت کا زیور ہے۔ شیریں گفتاری، نرم خوئی، اور دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک نہ صرف شوہر کو محبوب بناتا ہے بلکہ اللہ کی رضا کا بھی ذریعہ ہے۔

پردے کا اہتمام : گھر سے باہر نکلتے وقت مکمل شرعی پردے کا اہتمام اور زیب و زینت کے اظہار سے اجتناب ایک پاکدامن عورت کی پہچان ہے۔ یہ حیا کا تقاضا ہے اور معاشرے کو برائیوں سے بچاتا ہے۔

صبر و شکر کا پیکر: اگر شوہر مالی طور پر کمزور ہو تو اس کی غربت پر صبر کرنا اور اگر اللہ نے وسعت دی ہو تو اس کی فراخی پر شکر ادا کرنا ایک مومنہ کی شان ہے۔ ہر حال میں راضی برضا رہنا اللہ کی محبت عطا کرتا ہے۔

صدق و راستی : سچائی کو اپنی زندگی کا لازمہ بنائے اور جھوٹ سے مکمل پرہیز کرے۔ سچائی نجات کا راستہ ہے اور جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، جو اعتماد کو ختم کر دیتا ہے۔

غصے سے اجتناب : غصہ اور اشتعال انگیزی سے پرہیز کرنا حکمت کی علامت ہے۔ غصہ عقل کو زائل کرتا ہے اور تعلقات میں بگاڑ پیدا کرتا ہے، لہٰذا صبر و تحمل کا دامن تھامے رکھے۔

عاجزی و انکساری : تکبر، فخر اور غرور سے بچتے ہوئے عاجزی و انکساری کو اپنائے۔ عاجزی اللہ کو پسند ہے اور یہ انسان کے درجات بلند کرتی ہے، جبکہ تکبر تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

نگاہوں کی حفاظت : گھر سے باہر نکلتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھنا حیا اور تقویٰ کی علامت ہے۔ یہ دل کو پاکیزہ رکھتا ہے اور فتنوں سے بچاتا ہے۔

دنیا سے بے رغبتی، آخرت کی فکر : دنیا کی زندگی عارضی ہے، اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ لہٰذا دنیا سے بقدرِ ضرورت تعلق رکھتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مشغول رہے اور اللہ سے ملاقات کا شوق دل میں بسائے۔

توکل علی اللہ : ہر حال میں، ظاہر و باطن میں، اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھے۔ مشکلات پر جزع فزع کرنے یا مایوس ہونے کے بجائے اللہ کی رحمت سے امید وابستہ رکھے، کہ وہ بہترین کارساز ہے۔

عبادات کی پابندی : اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ تمام عبادات، خصوصاً نماز، کی پابندی کرے۔ یہ روح کی غذا ہیں، دل کو سکون بخشتی ہیں اور اللہ سے تعلق کو مضبوط کرتی ہیں۔

اعترافِ خطا : غلطی ہو جانے پر اسے تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے، بلکہ فوراً اعتراف کر کے معذرت کرے۔ یہ عمل دلوں کو صاف کرتا ہے اور تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔

ذکرِ الٰہی سے تر زبان : اپنی زبان کو ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رکھے۔ ذکرِ الٰہی دلوں کا اطمینان ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور اللہ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

عاجزی نعمتوں پر : اپنی جوانی، حسن، علم یا عمل پر کبھی غرور نہ کرے، کیونکہ یہ سب اللہ کی عطا ہے اور فانی ہے۔ حقیقی حسن و کمال تقویٰ اور نیک اعمال میں پوشیدہ ہے۔

پاکیزگی و طہارت : اپنے بدن، لباس، گھر اور ارد گرد کی صفائی و ستھرائی کا خاص خیال رکھے۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی عکاس ہوتی ہے اور اسلام میں اسے نصف ایمان کہا گیا ہے۔

احسان نہ جتانا : اگر شوہر کو کوئی چیز دے یا اس کی کوئی خدمت کرے تو اس پر احسان نہ جتلائے۔ نیکی کر کے بھلا دینا اخلاص کی علامت ہے اور اجر کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔

حیا کا زیور : حیا کو اپنا دائمی شعار بنائے، کہ یہ ایمان کا حصہ ہے اور عورت کا سب سے بڑا زیور ہے۔ باحیا عورت معاشرے میں قابلِ احترام اور اللہ کے نزدیک محبوب ہوتی ہے۔

نمایاں زینت سے اجتناب : ایسی چمک دمک والی اور تنگ زیبائش اختیار نہ کرے جس سے اس کے جسمانی محاسن غیر مردوں، حتیٰ کہ محرم رشتہ داروں (جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام نہیں) کے سامنے بھی غیر ضروری طور پر ظاہر ہوں۔ سادگی اور حیا عورت کا وقار ہے۔

مردوں سے مشابہت سے گریز کرنا : لباس، چال ڈھال اور عادات واطوار میں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی سے پرہیز کرے۔ اسلام نے دونوں صنفوں کے لیے الگ الگ دائرہ کار اور طرزِ زندگی متعین کیا ہے۔

غلطی نہ دہرانا : ایک ہی غلطی کو بار بار دہرانے سے پرہیز کرے، کیونکہ اگر وہ بار بار ایک ہی غلطی کرے گی تو شوہر کی نظر میں اس کا وقار اور اعتماد مجروح ہو سکتا ہے۔

کم گوئی مگر جامع کلام : کم گو ہو اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔ جب بات کرے تو حکمت اور نرمی سے کرے، کیونکہ اگر کلام چاندی ہے تو بر وقت خاموشی سونا ہے۔

وقت کا صحیح استعمال : اپنے فارغ وقت کو دنیا و آخرت کے مفید اور تعمیری کاموں میں صرف کرے۔ ذکر و اذکار، مطالعہ، یا کوئی ہنر سیکھنے میں وقت گزارنا فضول گوئی سے بہتر ہے۔

فضول گوئی سے پرہیز : اپنے قیمتی وقت کو لایعنی باتوں، بے فائدہ گپ شپ، چغلی اور غیبت جیسی مہلک برائیوں میں ضائع کرنے سے سختی سے اجتناب کرے۔ یہ اعمال نامہ کو سیاہ کرتی ہیں۔

تفاخر سے بچنا : جو نعمتیں یا صلاحیتیں اللہ نے عطا کی ہیں ان پر شکر ادا کرے، لیکن جو چیز اس کے پاس نہیں ہے یا جو صرف دکھاوے کی ہو، اس پر فخر یا شیخی نہ بگھارے۔

علمی و دینی مطالعہ : قرآن کریم کی تلاوت مع ترجمہ و تفسیر اور دیگر مفید علمی و دینی کتب کا مطالعہ اپنے معمول میں شامل رکھے۔ علم کی روشنی سے بصیرت پیدا ہوتی ہے اور عمل میں پختگی آتی ہے۔

بدعات و خرافات سے دوری : ہر قسم کی بدعات، جادو ٹونے، توہمات اور شعبدہ بازی سے مکمل طور پر دور رہے۔ یہ چیزیں ایمان کو کمزور کرتی ہیں اور دنیا و آخرت میں گمراہی اور ہلاکت کا راستہ ہیں۔

حیا سوز فیشن سے اجتناب : ایسے جدید فیشن اور طور طریقوں سے پرہیز کرے جو عورت کو اس کی فطری حیا، اسلامی تہذیب اور مشرقی روایات سے دور کر دیں۔ سادگی اور وقار ہی اصل زینت ہیں۔

سادگی و بے تکلفی : اپنے لباس، ظاہری وضع قطع اور زیب و زینت میں بہت زیادہ تکلف اور تصنع سے کام نہ لے۔ سادگی میں جو حسن اور وقار ہے وہ بناوٹ میں نہیں۔

ظاہری و باطنی حسن : بیوی کو جسمانی طور پر بھی حسین و جمیل ہونا چاہیے جو کہ خلقت کا کمال ہے، اور اس سے بڑھ کر باطنی طور پر بھی حسین ہونا چاہیے، یعنی دینداری، پاکیزہ اخلاق اور نیک سیرت کا مالک ہو، کہ یہی اصل حسن ہے۔

خامیوں کا اعتراف و اصلاح : اپنی خامیوں اور کمزوریوں کو پہچاننے کی کوشش کرے اور انہیں دور کرنے کی مخلصانہ سعی کرے۔ اگر شوہر کسی خامی کی نشاندہی کرے تو اسے مثبت انداز میں قبول کرے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ اس شخص پر رحم کرے جو مجھے میرے عیب تحفے میں پیش کرے۔

منفرد شخصیت : اپنی شخصیت کو منفرد اور باوقار بنائے، دوسروں کی اندھی تقلید سے، چاہے وہ لباس میں ہو، گفتگو کے انداز میں ہو یا عمومی رویے میں، پرہیز کرے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی شناخت قائم کرے۔

حقیقت پسندی : اپنے تمام معاملات میں، خواہ وہ گھریلو ہوں یا ذاتی، حقیقت پسندی کا دامن نہ چھوڑے۔ خیالی دنیا میں رہنے یا غیر حقیقی توقعات وابستہ کرنے سے مایوسی اور پریشانی ہوتی ہے۔

شیریں کلامی : میٹھی اور نرم بات دل کی کنجی ہے۔ شوہر اپنی بیوی سے اس وقت اور بھی زیادہ محبت کرنے لگتا ہے جب وہ اس سے کوئی ایسی پیاری اور دلنشین بات کہتی ہے جس کا کوئی خاص جذباتی اور محبت بھرا مفہوم ہو، خصوصاً اگر وہ سچے دل سے ہو۔

شوہر، ذریعہ قربِ الٰہی : ہمیشہ یہ بات یاد رکھو کہ شوہر کی خدمت اور اس کی جائز خوشنودی کا حصول اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا اور آسان ذریعہ ہے۔

نسوانیت کا تحفظ و اظہار : ہمیشہ اپنی نسوانیت، حیا اور نزاکت کو یاد رکھو، اس کی حفاظت کرو اور اسے مناسب انداز، موزوں الفاظ اور صحیح وقت پر، بغیر کسی تصنع اور بناوٹ کے، صرف اپنے شوہر کے سامنے ظاہر کرو۔

ذمہ داریوں میں توازن : شوہر، بچوں، گھر اور اگر کوئی بیرونی جائز مصروفیت (مثلاً ملازمت یا دعوتی کام) ہو تو ان تمام ذمہ داریوں کے درمیان حکمت اور دانائی سے توازن پیدا کرنے کی کوشش کرو تاکہ کوئی پہلو نظر انداز نہ ہو۔

نسوانیت پر پیشہ ورانہ اثرات سے تحفظ : اس بات کا خاص خیال رکھو کہ تمہاری نسوانی فطرت، نزاکت، نرمی اور گھریلو ذمہ داریوں پر تمہارے پیشہ ورانہ کام یا بیرونی مصروفیات کے منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔ دونوں کے درمیان توازن برقرار رکھو۔

اپنی ذات کے بارے میں مثبت سوچ : کبھی اپنی ظاہری شکل و صورت یا کسی جسمانی کمی کی وجہ سے احساسِ کمتری کا شکار نہ ہو۔ یہ شیطانی وسوسے ہیں جو دل میں بے چینی اور خوف پیدا کرتے ہیں اور ازدواجی خوشیوں کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اللہ نے تمہیں جس صورت پر بنایا ہے، اس پر راضی رہو اور خود پر اعتماد رکھو۔ تمہارا اصل حسن تمہاری سیرت، دینداری اور شوہر کے لیے محبت بھرا جذبہ ہے۔ جب تم خود کو ایک قابل اور ہم آہنگ شریکِ حیات سمجھو گی تو شوہر کی نظر میں بھی تمہارا مقام بلند ہو گا۔

شوہر کے ساتھ تعلقات: حقوق، فرائض اور باہمی محبت

موجبِ مسرت نگاہ : جب شوہر اپنی بیوی کو دیکھے تو اس کا دل خوشی سے بھر جائے۔ یہ خوشی محض ظاہری بناؤ سنگھار سے نہیں، بلکہ روحانی پاکیزگی، ذہنی بالیدگی اور سلیقہ مندی سے حاصل ہوتی ہے جو دائمی محبت کا سبب بنتی ہے۔

بااجازت گھر سے نکلنا : اسلامی تعلیمات کی رو سے بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا مناسب نہیں۔ یہ حکم دراصل عورت کی حفاظت اور گھر کے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے ہے، جس میں خیر وبرکت پوشیدہ ہے۔

مسکراہٹ کا تحفہ : شوہر کے لیے بیوی کی پر خلوص مسکراہٹ ایک انمول تحفہ ہے۔ یہ گھر کے ماحول کو خوشگوار بناتی ہے، پریشانیوں کو دور کرتی ہے اور باہمی محبت میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

حکمت سے سوال : اگر کوئی حاجت ہو تو اس کے اظہار کے لیے مناسب وقت، نرم لہجہ اور موزوں الفاظ کا انتخاب کرنا دانشمندی ہے۔ اس سے شوہر پر گراں نہیں گزرتا اور مطالبہ بآسانی پورا ہونے کی امید ہوتی ہے۔

آواز میں نرمی : شوہر سے گفتگو، حتیٰ کہ بحث کے دوران بھی، آواز کو پست رکھنا ادب اور احترام کی علامت ہے۔ بلند آواز دلوں میں کدورت پیدا کرتی ہے اور گھر کے سکون کو غارت کرتی ہے۔

شوہر کا مقام : قرآن کریم نے شوہر کو "سید" (بمعنی سردار یا سربراہ) کہہ کر اس کے مقام کی نشاندہی فرمائی ہے۔ ایک صالحہ بیوی اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو گھر کا سربراہ بنایا ہے، اور اس کی اطاعت (معروف میں) گھر کے نظام کو درست رکھتی ہے۔

حقوق کی پہچان : یہ بات ذہن نشین رکھے کہ شوہر کا حق بیوی پر اس کے اپنے (نفلی) حقوق سے زیادہ عظیم ہے۔ اس حق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا سعادت مندی کی دلیل ہے۔

مطالبات میں اعتدال : شوہر سے مطالبات کرتے وقت اس کی مالی استطاعت کا خیال رکھے۔ اس پر بے جا بوجھ نہ ڈالے اور جو میسر ہو اس پر قناعت کرے، کہ تھوڑے پر راضی رہنا برکت کا باعث ہے۔

اطاعتِ معروف : اگر شوہر کوئی ایسا حکم دے جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ ہو تو خوش دلی سے اس کی اطاعت کرے۔ یہ عمل اللہ کی رضا اور شوہر کی محبت کا باعث بنتا ہے۔

نفلی روزہ باجازت : شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ شریعت نے ازدواجی حقوق کی ادائیگی کو نفلی عبادت پر فوقیت دی ہے، جس میں بڑی حکمت ہے۔

دیگر خواتین کا تذکرہ : کسی دوسری عورت کی خوبیاں یا محاسن اپنے شوہر کے سامنے اس انداز میں بیان نہ کرے جس سے شوہر کے دل میں کوئی غلط خیال پیدا ہو۔ یہ احتیاط گھر کے سکون کے لیے ضروری ہے۔

تعمیلِ حکمِ شوہر : اگر شوہر جائز ضرورت کے تحت اسے اپنے پاس بلائے تو بلا عذرِ شرعی انکار نہ کرے۔ یہ حکمِ خداوندی ہے اور اس کی تعمیل میں اجر و ثواب ہے۔

ازدواجی تعلق کے بارے میں مثبت سوچ : یہ بات ذہن نشین رکھو کہ ازدواجی قربت محض شوہر کی ضرورت پوری کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ میاں بیوی دونوں کی مشترکہ ضرورت اور ایک دوسرے کے لیے باعثِ تسکین و محبت ہے۔ جب تم اس عمل کو ایک باہمی محبت کا خوبصورت اور فطری اظہار سمجھو گی تو اس سے نہ صرف تم دونوں کے درمیان محبت گہری ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس تعلق میں برکت بھی نازل ہوگی۔ یہی مثبت سوچ تمہیں ہر رکاوٹ سے بچانے کی کلید ہے۔

شوہر کے بارے میں مثبت سوچ : محبت کوئی ایسی چیز نہیں جو خود بخود قائم رہتی ہے، بلکہ یہ دونوں طرف کی کوشش اور اچھی سوچ سے پروان چڑھتی ہے۔ شوہر کو تنقید، طعنوں یا مذاق کا نشانہ بنانے سے محبت کا پودا مرجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس کی مردانگی یا صلاحیتوں پر کبھی طنز نہ کرو، کیونکہ یہ ایک مرد کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ بات ہوتی ہے اور دل میں ایسی نفرت پیدا کرتی ہے جو مٹائے نہیں مٹتی۔ اگر کبھی محبت میں کمی محسوس ہو تو تنقید کا راستہ چھوڑ کر شکر گزاری اور اس کی خوبیوں کو یاد کرنے کا راستہ اپناؤ۔ تمہاری مثبت سوچ اور قدردانی کا جذبہ ان شاء اللہ تمہاری زندگی کو دوبارہ محبت سے بھر دے گا۔

بلاوجہ طلاق کا مطالبہ : بغیر کسی سنگین شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ ایسی عورت پر جنت کی خوشبو بھی حرام قرار دی گئی ہے، لہٰذا صبر و تحمل سے کام لے۔

ترجیحِ حقوقِ زوج : اپنے شوہر کے جائز مطالبات اور احکامات کو دیگر لوگوں، حتیٰ کہ بعض صورتوں میں اپنے والدین (کے غیر شرعی مطالبات) پر بھی ترجیح دے۔ نکاح کے بعد شوہر کا حق مقدم ہو جاتا ہے۔

زینت صرف شوہر کے لیے : اپنے حسن و جمال کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کرے۔ گھر سے باہر نکلتے وقت مکمل شرعی پردہ اختیار کرے اور خوشبو لگا کر نکلنے سے پرہیز کرے جو فتنے کا باعث ہو۔

ازدواجی رازوں کی حفاظت : میاں بیوی کے باہمی رازوں اور خصوصی تعلقات کو کسی کے سامنے، حتیٰ کہ اپنی سہیلیوں کے سامنے بھی بیان نہ کرے۔ یہ امانت داری کے خلاف ہے اور بے برکتی کا سبب بنتا ہے۔

عدمِ ایذا رسانی : اپنے قول و فعل سے شوہر کو ذہنی یا جسمانی تکلیف نہ پہنچائے۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں، اور شوہر کا حق تو اور بھی زیادہ ہے۔

خوش طبعی و مزاح : شوہر اپنی بیوی سے جائز حدود میں رہتے ہوئے ہنسی مذاق اور خوش طبعی کی توقع رکھتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کنواری لڑکی سے نکاح کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا تھا تاکہ وہ ایک دوسرے سے کھیل سکیں۔

مال میں اجازت : شوہر کے مال میں سے اس کی صریح یا معنوی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ یہ امانت میں خیانت کے زمرے میں آسکتا ہے، ہاں معروف طریقے سے گھر کی ضروریات پر خرچ کرنا جائز ہے۔

ناپسندیدہ عادت پر صبر : اگر شوہر کی کوئی عادت ناپسند ہو تو فوراً بددل ہونے کے بجائے صبر سے کام لے۔ ہو سکتا ہے اس میں کئی دوسری خوبیاں ایسی ہوں جو قابلِ قدر ہوں، اور صبر سے اللہ اس ناپسندیدہ عادت کو بھی بدل دے۔

شوہر کی پسند کا خیال : خود سے یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ شوہر کو کیا پسند ہے، خاص طور پر کھانے پینے اور لباس وغیرہ میں۔ اس کی پسند کا خیال رکھنا محبت میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔

دینداری میں معاون : دیندار ہو، اللہ کے احکام پر کاربند ہو، اور شوہر کی، اس کے مال اور اولاد کے حقوق کی حفاظت کرے۔ نیکی کے کاموں میں شوہر کی مددگار بنے؛ اگر وہ بھولے تو یاد دلائے، سستی کرے تو ہمت بندھائے، اور غصے میں ہو تو حکمت سے اسے راضی کرے۔

اہمیت کا احساس : شوہر کو یہ احساس دلائے کہ وہ اس کے لیے کس قدر اہم ہے اور اس کی زندگی میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ جب شوہر یہ محسوس کرے گا کہ بیوی اس کی قدر کرتی ہے اور اسے اپنی ضرورت سمجھتی ہے تو اس کا دل بیوی کی طرف زیادہ مائل ہو گا۔

خوشگوار یادوں کا تذکرہ : شوہر کو بار بار اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی یاد دہانی سے گریز کرے۔ اس کے بجائے ان حسین یادوں کو تازہ رکھنے کی کوشش کرے جو دونوں نے اچھے وقت میں ساتھ گزاری ہوں، کیونکہ یہ نفسیاتی طور پر مثبت اثر ڈالتی ہیں۔

پسندیدگی کا اہتمام : یہ جاننے کی کوشش کرے کہ شوہر کو لباس، کھانے پینے اور دیگر عادات میں کیا پسند ہے، اور جہاں تک ممکن ہو، ان پر عمل کرے۔ اس سے شوہر کی بیوی سے محبت اور قلبی لگاؤ میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔

محبت بھرا الوداع : جب شوہر گھر سے باہر جائے تو اسے مسکراہٹ اور محبت بھرے کلمات سے الوداع کہے۔ یہ عمل اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کا کتنا خیال رکھتی ہے اور اس سے کتنا قلبی لگاؤ رکھتی ہے، اور یہ اس کے لیے دن بھر باعثِ سکون رہتا ہے۔

خوش دلی سے استقبال : جب شوہر باہر سے واپس آئے تو خندہ پیشانی، گرمجوشی اور فرمانبرداری سے اس کا استقبال کرے۔ اس کے کام کی تھکاوٹ دور کرنے کی کوشش کرے اور اسے گھر آکر سکون کا احساس دلائے۔

شوہر کی آمد کے لیے تیاری : جب شوہر کام سے گھر واپس آئے تو یہ وقت خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کوشش کرو کہ اس کا استقبال بکھرے بالوں، کام کاج کے میلے کپڑوں اور باورچی خانے کی بو کے ساتھ نہ ہو۔ بلکہ صاف ستھری، سلیقے سے تیار ہو کر ایک مسکراتے چہرے کے ساتھ اس کا استقبال کرو۔ تمہارا یہ عمل اس کی دن بھر کی تھکن دور کر دے گا اور اس کے دل میں گھر لوٹنے کا شوق پیدا کرے گا۔ جو بیوی اس نکتے کو نظر انداز کرتی ہے، وہ نادانستگی میں اپنے شوہر کو خود سے دور کرنے کا سامان کرتی ہے۔

پیش قدمی پر مثبت ردِ عمل : اکثر شوہر ہی محبت کے اظہار میں پہل کرتا ہے، اور بعض اوقات ایسے وقت میں جب تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ اس لمحے تمہارا ردِ عمل بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر تم اس کی پیش قدمی کا گرمجوشی سے جواب دو گی اور اس کا ساتھ دو گی تو تم دونوں ایک خوشگوار تجربے سے لطف اندوز ہو گے۔ لیکن اگر تم عدم دلچسپی یا تھکاوٹ کا اظہار کرو گی تو تم نہ صرف اس لمحے کو ضائع کر دو گی بلکہ شوہر کے دل کو بھی مکدر کر دو گی۔ اللہ نے عورت کو یہ خاص صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ شوہر کے جذبات کا جواب دے کر ماحول کو محبت سے بھر سکتی ہے۔

اظہارِ محبت : اپنے شوہر سے اپنی سچی محبت کا اظہار مناسب انداز میں، کبھی اپنے رویے سے، کبھی شیریں کلامی سے، یا کسی ایسے موزوں طریقے سے کرے جو اس کے دل کو بھلا لگے اور محبت کو تازہ دم کرے۔

شوہر کو ترجیح : اپنے شوہر کے جائز حقوق اور اس کی راحت کو اپنے قریبی ترین لوگوں، حتیٰ کہ بعض اوقات اپنے والدین (کے غیر ضروری مطالبات) پر بھی ترجیح دے، کیونکہ نکاح کے بعد اس کی اولین ذمہ داری شوہر سے وابستہ ہو جاتی ہے۔

ایک بیوی کی اولین وفاداری نکاح کے بعد اپنے شوہر اور اپنے ازدواجی گھر سے وابستہ ہو جاتی ہے۔ ایک دانشمند بیوی ہمیشہ اپنے گھر کی مصلحت کو اپنی ذاتی خواہشات، اور بعض اوقات دیگر رشتہ داروں (والدین، بہن بھائی) کے مفادات پر بھی ترجیح دیتی ہے۔

ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ بیوی اپنے شوہر کے راز یا اس کی کمزوریاں اپنے میکے والوں کو بتا کر انہیں شوہر کے خلاف استعمال کرنے کا موقع دے، یا شوہر کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرے۔ یہ اعمال نہ صرف خیانت کے زمرے میں آتے ہیں بلکہ ازدواجی اعتماد کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتے ہیں۔ تمہاری کامیابی اور سکون تمہارے اپنے گھر کی کامیابی اور سکون سے وابستہ ہے۔ لہٰذا ہر قدم اٹھانے سے پہلے یہ سوچو کہ اس سے تمہارے ازدواجی رشتے پر کیا اثر پڑے گا، اور ہمیشہ وہی راستہ اختیار کرو جس میں تمہارے گھر کی بھلائی ہو۔

توجہ سے سماعت : جب شوہر کوئی بات کرنا چاہے تو خود خاموش ہو جائے، اسے پوری توجہ سے سنے اور بات مکمل کرنے کا موقع دے۔ اس سے مرد کو احساس ہوتا ہے کہ بیوی اس کی باتوں کو اہمیت دے رہی ہے اور اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔

غیر مرد کی تعریف سے اجتناب : کسی بھی اجنبی مرد کی تعریف، خواہ وہ کتنا ہی باکمال کیوں نہ ہو، اپنے شوہر کے سامنے کرنے سے گریز کرے۔ یہ شوہر کے دل میں غیرت اور بدگمانی پیدا کر سکتا ہے، جس سے مسائل جنم لے سکتے ہیں۔

رازوں کی حفاظت : شوہر کے ذاتی اور کاروباری رازوں کی حفاظت کرے اور انہیں کسی پر بھی، حتیٰ کہ قریبی سہیلیوں پر بھی افشا نہ کرے۔ یہ امانت داری کا تقاضا ہے اور باہمی اعتماد کی بنیاد ہے۔

مکمل توجہ شوہر پر : جب شوہر ساتھ ہو تو موبائل، ٹی وی یا کسی اور چیز میں غیر ضروری طور پر مشغول نہ ہو، بلکہ اسے یہ احساس دلائے کہ وہ پوری طرح دل و جان سے اس کے ساتھ ہے۔ یہ قربت اور محبت کو بڑھاتا ہے۔

رائے کا احترام : بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی جائز اور معقول رائے کا احترام کرے۔ یہ حسنِ معاشرت اور باہمی افہام و تفہیم کے لیے ضروری ہے، اور شوہر کے دل میں بیوی کی قدر بڑھاتا ہے۔

ایک کامیاب ازدواجی زندگی سختی اور ضد پر نہیں، بلکہ لچک اور باہمی سمجھوتے پر قائم ہوتی ہے۔ ایک خوش باش بیوی اپنے رویے میں جمود کا شکار نہیں ہوتی، بلکہ حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کا ہنر جانتی ہے۔ ہر بات پر اپنی رائے پر اصرار کرنا یا ہر معاملے کو انا کا مسئلہ بنا لینا گھر کے سکون کو تباہ کر دیتا ہے۔

اگر کسی معاملے میں شوہر کی رائے زیادہ مناسب ہو تو اسے کھلے دل سے تسلیم کرو۔ اگر اپنی کسی خواہش کو کچھ دیر کے لیے مؤخر کرنے میں گھر کی بھلائی ہو تو صبر سے کام لو۔ یہ لچکدار رویہ کمزوری کی علامت نہیں، بلکہ حکمت اور دانائی کی دلیل ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمہارے نزدیک اپنی ذات سے بڑھ کر ازدواجی رشتے کی مضبوطی اور گھر کا سکون اہم ہے۔ یہی وہ خوبی ہے جو شوہر کے دل میں تمہاری قدر اور احترام کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

حقوق کی ادائیگی میں خوش دلی : اللہ تعالیٰ نے بیوی پر شوہر کے جو حقوق عائد کیے ہیں، انہیں پوری خوش دلی، توجہ اور واضح ارادے کے ساتھ، بغیر کسی سستی یا ٹال مٹول کے، اور بہترین طریقے سے ادا کرے۔

شوہر کی ناراضگی کا ازالہ : اگر کبھی کسی بات پر شوہر ناراض ہو جائے تو فوراً اسے منانے اور راضی کرنے کی کوشش کرے۔ معاملے کو طول دینے سے مسائل بڑھتے ہیں اور دلوں میں رنجشیں پختہ ہو سکتی ہیں۔

میاں بیوی کا رشتہ کتنا ہی محبت بھرا کیوں نہ ہو، کبھی نہ کبھی رائے کا اختلاف یا چھوٹی موٹی ناچاقی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ ایک عقلمند بیوی ایسے موقع پر گھبرانے یا معاملے کو بگاڑنے کے بجائے اسے حکمت سے سنبھالتی ہے۔ بہتر ہے کہ شوہر کے ساتھ پہلے سے ہی یہ اصول طے کر لیا جائے کہ اگر کبھی کوئی اختلاف ہو تو اسے کیسے حل کیا جائے گا۔ مثلاً:

- غصے کی حالت میں بحث کرنے سے گریز کیا جائے اور معاملے کو ٹھنڈا ہونے تک مؤخر کر دیا جائے۔
- کسی بھی جھگڑے کو گھر سے باہر نہ لے جایا جائے اور نہ ہی اسے طول دے کر رات گزاری جائے۔
- ایک دوسرے پر الزام تراشی کے بجائے مسئلے کے حل پر توجہ دی جائے۔

جب اختلاف کو سنبھالنے کا ایک متفقہ طریقہ موجود ہو تو بڑے سے بڑا مسئلہ بھی آسانی سے حل ہو جاتا ہے اور دلوں میں رنجش پیدا نہیں ہوتی۔ اس طرح ازدواجی زندگی کی گاڑی سکون اور محبت کے ساتھ چلتی رہتی ہے۔

ازدواجی مسائل میں خود مختاری : حتی الامکان کوشش کرے کہ ازدواجی معاملات اور مسائل میں غیر ضروری طور پر دوسروں کو، حتیٰ کہ قریبی رشتہ داروں کو بھی، مداخلت کا موقع نہ دے۔ مسائل کو آپس میں حکمت سے حل کرنے کی

کوشش کرے، کیونکہ میاں بیوی کے ذاتی فیصلوں اور معاملات میں ان کی بے جا دخل اندازی رشتے میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہے۔

ایک سلیقہ شعار بیوی اپنے گھر کو ایک محفوظ قلعہ بناتی ہے۔ وہ مسائل کو حکمت اور افہام و تفہیم سے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر حل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ازدواجی زندگی کی پرائیویسی کا ہر قیمت پر تحفظ کرتی ہے۔ یاد رکھو، تمہارا گھر تمہاری مملکت ہے، اسے دوسروں کے اثرات اور مداخلت سے پاک رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔

شوہر کے سفر پر دعا و حفاظت : اگر شوہر سفر پر جائے تو اس کے لیے سلامتی اور خیر و برکت کی دعا کرے۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کی عزت، مال اور گھر کی حفاظت کرے اور دورانِ سفر اطمینان بخش باتوں سے اس کا حوصلہ بڑھائے۔

مشورہ و اعتماد : اپنے ذاتی اور عمومی معاملات میں، خاص طور پر اہم فیصلوں میں، شوہر سے مشورہ کرے۔ اس سے شوہر کا اعتماد بڑھتا ہے اور اسے اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، اور بیوی کو بھی اس کی رائے پر اعتماد کا اظہار کرنا چاہیے۔

جذبات کا خیال : شوہر کے جذبات اور احساسات کا ہر ممکن خیال رکھے۔ ہر ایسے قول، فعل یا بری عادت سے پرہیز کرے جو اسے ناگوار گزرے یا اس کی طبیعت پر گراں ہو۔

محبت کا برملا اظہار : اپنے شوہر سے اپنی سچی اور پاکیزہ محبت کا گاہے بگاہے اظہار کرتی رہے۔ اسے خوبصورت اور دلکش باتیں سنائے جو اس کے دل کو خوش کر دیں اور باہمی تعلق کو مضبوط کریں۔

بہتریِ زندگی کے لیے مشترکہ سوچ : ازدواجی زندگی کو مزید بہتر، خوشگوار اور پُر سکون بنانے کے لیے اور گھر کی آبادی و ترقی کے لیے شوہر کے ساتھ مل کر مثبت انداز میں سوچے اور قابلِ عمل حل تلاش کرے۔

تحفے پر شکریہ و خوشی : اگر شوہر کوئی چھوٹا یا بڑا تحفہ دے تو اس کا خندہ پیشانی سے شکریہ ادا کرے۔ اس تحفے پر اپنی خوشی اور محبت کا بھرپور اظہار کرے تاکہ شوہر کے دل میں اس کی قدر بڑھے۔

مزاج شناسی : اپنے شوہر کی نفسیات اور مزاج کو سمجھنے کی گہری کوشش کرے۔ یہ جاننے کی سعی کرے کہ وہ کب اور کن باتوں سے خوش ہوتا ہے، کب غمگین، کب غصہ ہوتا ہے، اور کن چیزوں سے اسے راحت ملتی ہے۔ یہ فہم بہت سے ازدواجی مسائل سے بچاتا ہے۔

نصیحت ورہنمائی میں حکمت : اگر شوہر کسی غلطی پر ہو تو نہایت حکمت، نرمی اور مناسب وقت پر اسے نصیحت کرے اور صحیح بات کی طرف رہنمائی کرے۔ خود رسول اللہ ﷺ کئی مواقع پر اپنی ازواجِ مطہرات کی رائے کو اہمیت دیتے تھے، لہٰذا شوہر کو بھی بیوی کی معقول رائے پر غور کرنا چاہیے۔

احترام و محبت کا توازن : شوہر سے محبت اور احترام کا اظہار کرتے ہوئے توازن قائم رکھے۔ نہ تو کسی ایسے معاملے میں بے جا تاخیر کرے جس میں اسے پہل کرنی چاہیے اور نہ ہی کسی ایسے کام میں حد سے آگے بڑھے جس میں اسے پیچھے رہنا مناسب ہو۔

باہمی قدردانی : شوہر کے ساتھ ہر معاملے میں، قول و فعل میں، احترام اور قدردانی کا تبادلہ کرے۔ ایک دوسرے کی خوبیوں کو سراہنا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکریہ ادا کرنا محبت کو بڑھاتا ہے۔

جائز تفریح : شوہر کے ساتھ شرعی حدود میں رہتے ہوئے کبھی کبھار تفریح کے لیے باہر جائے اور اپنے اہل خانہ کے لیے خوشی اور مسرت کے لمحات پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ یہ زندگی کی یکسانیت کو دور کرتا ہے۔

راحت رسانی میں پہل : اپنے شوہر کی راحت اور سکون کے مواقع اور مقامات کو اپنی حرکات و سکنات اور گفتگو سے تلاش کرو۔ پھر ایک خوبصورت، پرجوش اور متحرک روح کے ساتھ ان کی طرف بڑھو اور اسے خوشی فراہم کرو۔

نرمی در گفتگو : شوہر سے گفتگو اور کسی معاملے پر بحث کے دوران ہمیشہ نرمی اور ملائمت کا پہلو اختیار کرو۔ بے جا بحث و مباحثے، تکرار اور اپنی رائے پر بلاوجہ اصرار کرنے سے گریز کرو کہ یہ دلوں میں کدورت پیدا کرتا ہے۔

مرد کی قوامیت کا فہم : مرد کی قوامت (نگہبانی و سربراہی) کے اسلامی تصور کو اس کے خوبصورت اور متوازن تناظر میں سمجھو۔ یہ عورت کی فطرت کا تقاضا ہے کہ اسے ایک محافظ، نگران اور رہنمائی کرنے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے ظلم یا عورت کی رائے دبانے کے طور پر نہ دیکھو، بلکہ ایک محبت بھرے نظام کا حصہ سمجھو۔

آواز پست رکھنا : اپنی آواز کو، خاص طور پر شوہر کی موجودگی میں، کبھی بلند نہ کرو۔ بلند آواز ادب کے منافی ہے اور شوہر کے دل میں ناگواری پیدا کرسکتی ہے۔

مشترکہ تہجد : وقتاً فوقتاً، جب بھی موقع ملے، شوہر کے ساتھ مل کر تہجد کی نماز ادا کرنے کی کوشش کرو۔ یہ عمل تم دونوں پر اللہ کی رحمت، نور، خوشی، محبت اور سکون نازل کرے گا، اور یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

غصے میں سکوت، رضاجوئی : شوہر کے شدید غصے کے وقت انتہائی پرسکون اور خاموش رہو۔ اس وقت تک سونے کی کوشش نہ کرو جب تک وہ تم سے راضی نہ ہو جائے، کیونکہ حدیثِ پاک میں شوہر کو بیوی کے لیے جنت اور جہنم قرار دیا گیا ہے۔

تیاری میں معاونت : جب شوہر لباس پہن رہا ہو یا باہر جانے کے لیے تیار ہو رہا ہو تو اس کے سامنے موجود رہو اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو فوراً پیش کرو۔ یہ عمل محبت اور توجہ کا اظہار ہے۔

لباس کے انتخاب میں دلچسپی : کبھی کبھی شوہر کو کسی خاص لباس کے پہننے کی خواہش کا احساس دلاؤ یا اس کے لیے خود کسی موزوں لباس کا انتخاب کرو۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ تم اس کی پسند اور شخصیت کا خیال رکھتی ہو۔

ضروریات کا فہم : شوہر کی طبعی اور نفسیاتی ضروریات کو سمجھنے میں دقتِ نظر سے کام لو تاکہ بغیر وقت ضائع کیے، بروقت اور احسن طریقے سے اس کے ساتھ بھلائی اور اچھے سلوک کا معاملہ آسان ہو جائے۔

غیر ضروری معذرت سے گریز : حتیٰ الامکان شوہر سے معافی یا معذرت کے الفاظ کہلوانے کی نوبت نہ آنے دو، اور نہ ہی اسے ایسی کسی صورتحال میں ڈالو۔ ہاں، اگر وہ خود سے کسی حقیقی غلطی پر معذرت کرے تو اسے خوش دلی سے قبول کرو۔

ظاہری وضع قطع کا خیال : شوہر کے لباس اور اس کی ظاہری وضع قطع کا خیال رکھو، چاہے وہ خود اس معاملے میں زیادہ توجہ نہ دیتا ہو یا لباس میں بے تکلفی برتتا ہو۔ تمہاری یہ توجہ اس کے لیے ساتھیوں اور احباب میں باعثِ عزت و وقار ہو گی۔

پہل کرنے میں جھجک نہ ہو : ہمیشہ اسی بات پر انحصار نہ کرو کہ شوہر ہی پہل کرے گا اور تمہارے لیے اپنی محبت یا خواہش کا اظہار کرے گا۔ کبھی تم بھی مناسب انداز میں پہل کر کے اپنی محبت اور تعلق کا اظہار کر سکتی ہو۔

ہر شب نئی دلہن : ہر رات اپنے شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کرو اور خود کو ایک نئی دلہن کی طرح پیش کرو۔ انتہائی مجبوری کے بغیر اس سے پہلے سونے کی کوشش نہ کرو، بلکہ اس کے آرام کا خیال رکھو۔

جذبات کے اظہار کی توقع : شوہر کے اچھے سلوک یا محبت کے بدلے میں ہمیشہ فوری اور بھرپور جذباتی اظہار کی توقع نہ رکھو۔ بہت سے شوہر اپنی مصروفیات یا طبیعت کی وجہ سے بلا ارادہ اپنے جذبات کا کھل کر اظہار نہیں کر پاتے۔

حالات سے ہم آہنگی: شوہر کے مالی، جسمانی اور ذہنی حالات کے ساتھ خود کو ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کرو، لیکن اس میں بے جا تکلف اور بناوٹ سے پرہیز کرو۔ تمہاری حقیقی ہمدردی اور موافقت ہی کافی ہے۔

پُرجوش استقبال: جب شوہر کسی سفر سے واپس آئے تو اس کا استقبال کرتے وقت چہرے پر محبت اور پرجوش جذبات سے لبریز مسکراہٹ سجا کر رکھو۔ یہ اس کی ساری تھکن دور کر دے گی۔

نیاپن اور تازگی: شوہر کے سامنے اپنی ظاہری شکل وصورت، باتوں کے انداز اور استقبال کے طریقوں میں وقتاً فوقتاً کچھ نیاپن اور تازگی لانے کی کوشش کرو تاکہ اس کی دلچسپی برقرار رہے۔

تعمیلِ حکم میں چستی: جب شوہر تم سے کوئی چیز طلب کرے یا کوئی کام کہے تو اس میں ہچکچاہٹ، سستی یا کاہلی کا مظاہرہ نہ کرو، بلکہ پوری چستی، خوش دلی اور سرگرمی سے اسے پورا کرنے کی کوشش کرو۔

خوشگوار سرپرائز: کبھی کبھار کسی چھوٹی مگر خوبصورت خاندانی تقریب یا کسی خاص اہتمام کے ساتھ شوہر کو خوشگوار حیرت میں ڈالو۔ اس کے لیے مناسب وقت اور موقع کا انتخاب کرنا تمہاری ذہانت ہوگی۔

اہم معاملات میں رائے کا احساس: شوہر کو ہمیشہ یہ احساس دلاؤ کہ تمہیں اہم معاملات، خاص طور پر جو تم سے اور بچوں کی تربیت و مستقبل سے متعلق ہوں، میں اس کی دانشمندانہ رائے اور مشورے کی ضرورت ہے۔ فضول اور غیر اہم باتوں سے اسے گریزاں رکھو۔

واپسی پر شکایات سے گریز: جب شوہر باہر سے، خاص طور پر طویل یا تھکا دینے والے کام کے بعد، گھر واپس آئے تو اسے آتے ہی شکایتوں، پریشانیوں اور گھریلو الجھنوں سے مت ملو، چاہے معاملہ کتنا ہی اہم اور فوری کیوں نہ ہو۔ پہلے اسے سکون کا سانس لینے دو۔

دیر سے آنے پر شکوہ نہ کرنا: شوہر کے کام سے دیر سے آنے یا بعض اوقات کسی مجبوری کی بنا پر گھر سے زیادہ دیر غیر حاضر رہنے پر فوراً شکوہ شکایت نہ کرو، بلکہ اس کے انتظار کا اظہار محبت اور شوق سے کرو اور اس کے کام کے بوجھ اور ذمہ داریوں کی قدردانی کا احساس فخر سے دلاؤ۔

اشارہ فہمی: شوہر کو کسی چیز پر اپنی ناگواری یا ناپسندیدگی کا اظہار واضح الفاظ میں کرنے پر مجبور نہ کرو، بلکہ اس کا ہلکا سا اشارہ یا چہرے کا تاثر ہی کافی سمجھو۔ فوراً اس معاملے میں کوئی مثبت اور تیز قدم اٹھاؤ تاکہ اسے مزید کہنا نہ پڑے۔

شوہر کی ذمہ داریوں کی اہمیت: اپنے شوہر کو ہمیشہ یہ احساس دلاؤ کہ اس کی ذمہ داریاں، خواہ وہ گھریلو ہوں، معاشی ہوں یا معاشرتی، تمہاری اپنی ذمہ داریوں اور کاموں سے زیادہ اہم اور مقدم ہیں۔ چاہے تمہارے اپنے کام کتنے ہی زیادہ اور اہم کیوں نہ ہوں۔

پیشہ ورانہ شکایات سے گریز: اگر تم کوئی دعوتی یا پیشہ ورانہ کام کرتی ہو تو اس سے متعلقہ مسائل، مشکلات اور شکایات کو بار بار اور غیر ضروری تفصیل کے ساتھ شوہر کے سامنے بیان نہ کرو، جب تک کہ وہ خود دلچسپی نہ لے۔

ذاتی دلچسپی کا احساس: شوہر کو اپنی ذات میں اور اپنی شخصیت میں اس کی گہری ذاتی دلچسپی کا احساس دلاؤ۔ ماہر اور سلیقہ شعار بیوی وہی ہے جو اپنے گھر میں اپنے مثبت وجود کو اس طرح ثابت کرے کہ شوہر ہر لمحہ اس کی اہمیت کو محسوس کرے، چاہے اس کا وقت کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

بے جا تنقید اور شکوؤں کا سیاہ رجسٹر: ایک صالحہ بیوی کا دل صاف اور کشادہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے ذہن میں کوئی ایسا "سیاہ رجسٹر" نہیں رکھتی جس میں شوہر کی تمام چھوٹی بڑی غلطیوں اور کوتاہیوں کا حساب رکھا جائے۔ کچھ خواتین نادانی میں ہر وقت شوہر کے عیب تلاش کرتی ہیں، موقع بموقع اسے طعنے دیتی ہیں اور دوسروں کے سامنے اس کا موازنہ کر کے اسے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ "فلاں تو اپنی بیوی کے لیے یہ لایا"، "میرے بھائی کو دیکھو وہ کتنا کماتا ہے"، یا "اگر میری شادی فلاں سے ہو جاتی تو آج یہ حال نہ ہوتا"۔

یاد رکھو! یہ زہر میں بجھے ہوئے جملے مرد کے اعتماد اور شخصیت کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں اور ازدواجی زندگی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ کوئی مرد ایسی عورت کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتا جہاں اسے ہر وقت تنقید اور حقارت کا سامنا ہو۔ مثالی بیوی ان تباہ کن عادات سے دور رہتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ ایسی باتیں شوہر کے دل میں سوائے نفرت اور دوری کے کچھ پیدا نہیں کرتیں۔ وہ اپنے شوہر کے عیوب پر پردہ ڈالتی اور اس کی خوبیوں پر نظر رکھتی ہے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھروندہ توڑنے والی نہیں، بلکہ اسے محبت اور حکمت سے بنانے والی ہوتی ہے۔

تعلق میں تازگی: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض اوقات ازدواجی زندگی میں یکسانیت اور بوریت کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ ایک ذہین بیوی اس کیفیت کو بھانپ لیتی ہے اور اسے ختم کرنے کے لیے تخلیقی اقدامات کرتی ہے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں لا کر تعلقات میں نئی روح پھونکی جا سکتی ہے:

- کبھی گھر کی ترتیب بدل کر شوہر کو خوشگوار حیرت میں ڈالیں۔

- اپنے بناؤ سنگھار اور لباس کے انداز میں وقتاً فوقتاً تبدیلی لائیں۔
- شوہر کے ساتھ مل کر کسی نئے مشغلے یا تعمیری کام کا آغاز کریں۔

گھریلو انتظام و انصرام اور کفایت شعاری

عزت و مال کی محافظت : شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی عفت و عصمت کی حفاظت اور اس کے مال و اسباب کی نگہداشت ایک مومنہ بیوی کا شعار ہے۔ یہ امانت داری اللہ کے نزدیک اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

غیر محرم سے اجتناب : شوہر کی غیر موجودگی میں کسی بھی غیر محرم مرد کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے۔ یہ احتیاط بدگمانی اور فتنہ و فساد سے بچاتی ہے۔

شوہر کے سامان کا خیال : شوہر کے لباس، اس کی ظاہری وضع قطع، ذاتی اشیاء اور دیگر سامان کا بخوبی خیال رکھے۔ انہیں صاف ستھرا اور قرینے سے رکھنا سلیقہ مندی کی علامت ہے اور شوہر کے لیے باعثِ راحت ہے۔

گھریلو امور میں خود انحصاری : جہاں تک ممکن ہو، گھر کے کام کاج اپنے ہاتھ سے اور اپنی نگرانی میں انجام دے۔ خادموں پر مکمل انحصار بعض اوقات ازدواجی زندگی میں مسائل اور خاندان میں انتشار کا باعث بن سکتا ہے۔

گھر کی خوشبو : یاد رکھو، تم اپنے گھر کی حقیقی خوشبو ہو۔ لہٰذا شوہر کو گھر میں داخل ہوتے ہی تمہاری پاکیزہ سیرت، حسنِ انتظام اور محبت بھری موجودگی کی خوشبو کا احساس ہونا چاہیے۔

گھر کی ترتیب میں تبدیلی : کبھی کبھار، خاص طور پر شوہر کے کسی سفر سے واپسی سے پہلے، گھر کے فرنیچر یا سامان کی ترتیب میں خوشگوار تبدیلی لاؤ۔ اسے یہ احساس دلاؤ کہ تم یہ سب اسے خوش کرنے اور نیا پن لانے کے لیے کر رہی ہو۔

انتظامِ خانہ میں مہارت : گھر کے انتظام و انصرام، اپنے اوقات کار کی تنظیم اور اپنی روزمرہ کی ترجیحات کو احسن طریقے سے ترتیب دینے میں مہارت حاصل کرو۔ یہ سلیقہ مندی خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے۔

نسوانی مہارتیں : کچھ بنیادی نسوانی مہارتیں، جیسے کھانا پکانا، سینا پرونا، یا گھر کی آرائش وغیرہ، مہارت اور شوق سے سیکھو۔ تمہیں اپنے گھر اور مہمان نوازی کے لیے ان کی ضرورت پڑے گی اور یہ تمہاری نسوانیت کی تکمیل کریں گی۔

شکر گزاری نعمتوں پر : جو کچھ بھی کھانے پینے کی اشیاء یا دیگر ضروریات کا سامان شوہر گھر لائے، ان کا شکریہ اور تعریف کے ساتھ استقبال کرو، چاہے وہ معمولی ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ عمل برکت اور محبت کا باعث بنتا ہے۔

گھر کی خوبصورتی و صفائی : گھر کی مجموعی خوبصورتی، صفائی ستھرائی اور ہر چیز کو قرینے سے رکھنے کا خاص خیال رکھو، چاہے شوہر تم سے اس کا صراحتاً مطالبہ نہ بھی کرے۔ سادگی اور خوبصورتی کو جمع کرنا کمال ہے۔

شوہر کے معمولات کا لحاظ : گھر کا ماحول اور اپنے کاموں کا نظام شوہر کے معمولاتِ زندگی (مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے کے اوقات) کے مطابق ترتیب دو۔ اسے اپنے گھریلو کاموں کی وجہ سے پریشانی یا تکلیف کا احساس نہ ہونے دو۔

قناعت و کفایت شعاری : قناعت پسند بنو اور بے جا اسراف اور فضول خرچی سے پرہیز کرو تاکہ گھر کے اخراجات مقررہ بجٹ اور آمدنی کی حد سے تجاوز نہ کریں۔ قناعت میں بڑی برکت اور سکون ہے۔

شوہر کی اشیاء کی حفاظت : شوہر کے اہم کاغذات، دستاویزات اور دیگر ذاتی و قیمتی سامان کا خاص خیال رکھو اور ان کی حفاظت کو یقینی بناؤ۔ یہ امانت داری اور ذمہ داری کی علامت ہے۔

گھر کی ہمہ وقت تیاری : اپنے گھر کو ہر وقت اس طرح صاف ستھرا اور تیار رکھو کہ کوئی بھی مہمان کسی بھی وقت آجائے تو اس کا باآسانی استقبال کیا جاسکے۔ شوہر کی کتابیں اور کاغذات احتیاط اور فطری انداز میں ترتیب سے رکھو، بغیر اس کی اجازت اس کی ذاتی چیزوں کی ٹوہ نہ لگاؤ۔

گھر کی روحانی پاکیزگی اور حفاظت: ایک مسلمان کا گھر صرف اینٹ اور پتھر کا مکان نہیں ہوتا، بلکہ یہ رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی جگہ ہے۔ ایک نیک بیوی اپنے گھر کی صرف ظاہری صفائی اور آرائش کا ہی خیال نہیں رکھتی، بلکہ اس کی روحانی پاکیزگی کا بھی اہتمام کرتی ہے۔ اپنے گھر کو ذکر، دعا اور صدقے سے آباد رکھو:

- **ذکر اللہ :** گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت، اور دیگر کام کاج کے دوران اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو۔ جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے، وہاں سے شیاطین اور نحوست بھاگ جاتے ہیں۔
- **دعا :** اپنے شوہر، بچوں اور گھر میں خیر و برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی رہو۔ دعا مومن کا ہتھیار اور عبادت کا مغز ہے۔
- **صدقہ :** وقتاً فوقتاً اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ کرتی رہو، کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور گھر والوں کو آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

اولاد کی تربیت اور خاندانی زندگی

اولاد کی اسلامی تربیت : اپنی اولاد کی تربیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی بنیاد پر کرے۔ انہیں والدین کے ادب و احترام اور اسلامی اقدار کی تعلیم دینا ایک عظیم فریضہ ہے جو نسلوں کو سنوارتا ہے۔

استقبال میں بچوں کی شرکت : بچوں کو، ان کی عمر اور سمجھ کے مطابق، والد کے باہر سے یا سفر سے واپسی پر استقبال کرنے کے آداب سکھاؤ اور اس عمل میں انہیں محبت سے شریک کرو۔

نامناسب اوقات میں شکایت سے گریز : شوہر کے باہر سے واپسی پر، نیند سے بیدار ہونے پر یا کھانے کے وقت فوراً بچوں کی شکایات نہ لگاؤ۔ ان اوقات میں ایسی باتیں کرنا شوہر، بچوں اور خود تمہارے لیے بھی ناگواری اور بدمزگی کا باعث بنتی ہیں۔

بچوں کی تادیب میں عدم مداخلت : جب شوہر بچوں کو کسی غلطی پر نصیحت کر رہا ہو، انہیں کوئی ہدایت دے رہا ہو یا جائز حدود میں رہتے ہوئے ان کی سرزنش یا سزا تجویز کر رہا ہو تو فوراً مداخلت نہ کرو، الا یہ کہ معاملہ زیادتی کی طرف جا رہا ہو۔

والدین–اولاد تعلقات میں معاونت : بچوں اور والد کے درمیان خوشگوار اور مضبوط تعلقات قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرو، چاہے والد اپنی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ وقت نہ دے پاتا ہو۔ حکمت کے ساتھ، اس کے کاموں میں خلل ڈالے بغیر، اس کی راہیں نکالو۔

بچوں کی نگہداشت کا احساس : گھر کے کاموں اور بچوں کی پرورش میں اپنی مصروفیت کے باوجود، شوہر کو یہ احساس دلاؤ کہ تم اس کی دعا، توجہ اور اس سے متعلقہ معاملات میں اس کے قیمتی مشوروں کی بدولت ہی بچوں کی بہترین دیکھ بھال کر پا رہی ہو۔

تربیت میں عدم جلد بازی : بچوں کی تربیت کے سلسلے میں کوئی بھی طریقہ اپناتے وقت نتائج کے حصول میں جلد بازی نہ کرو۔ اگر تربیتی عمل اپنی مدت اور بچے کی عمر کے مطابق مناسب وقت نہ لے تو اس سے مایوسی اور تربیتی عمل میں عدم تسلسل پیدا ہوتا ہے۔

بچوں کی رہنمائی میں دلچسپ انداز: بچوں کو کسی بات کی ہدایت دیتے یا سمجھاتے وقت اپنا انداز دلچسپ، مشفقانہ اور خوبصورت بناؤ جو ان کی عقل و فہم اور وجدان دونوں کو بیک وقت مخاطب کرے۔ صرف تنبیہ اور ڈانٹ ڈپٹ پر انحصار نہ کرو تاکہ تم اپنے بچوں کے دلوں کے قریب رہ سکو۔

فارغ وقت کا بہترین مصرف: بچوں کے فارغ اوقات، خاص طور پر چھٹیوں میں، کو مثبت اور تعمیری سرگرمیوں سے بھرنے، ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور ان کی توانائیوں کو مفید کاموں پر صرف کرنے کے لیے تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرو۔

بیٹیوں کی دوست: اپنی بیٹیوں کی سچی دوست اور رازداں بنو۔ ان نفسیاتی، جذباتی اور جسمانی تبدیلیوں کو سمجھنے کی کوشش کرو جن سے ایک لڑکی اپنی عمر کے ہر مرحلے میں گزرتی ہے، اور انہیں اعتماد کے ساتھ رہنمائی فراہم کرو۔

بیٹوں کی عملی تربیت: اپنے بیٹوں کو عملی اور تجرباتی تربیتی طریقوں سے اپنی ذات، صلاحیتوں اور مردانہ کردار کو مثبت انداز میں ثابت کرنے اور ذمہ داری اٹھانے میں مدد فراہم کرو۔

سماجی تعلقات، مہمان نوازی اور معاشرتی آداب

صلہ رحمی کی ترغیب : بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کو اس کے والدین، عزیز و اقارب اور دوستوں سے اچھے تعلقات استوار رکھنے کی ترغیب دے۔ یہ عمل گھر میں برکت اور خاندان میں محبت بڑھاتا ہے۔

نیکی کی اشاعت : نیکی سے خود بھی محبت کرے اور اسے اپنے گھر اور ماحول میں پھیلانے کی سعی کرے۔ چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی اللہ کے ہاں بڑا درجہ رکھتی ہیں اور دلوں کو پاکیزہ کرتی ہیں۔

عدمِ تمسخر : دوسروں کا مذاق اڑانا یا ان کی تضحیک کرنا اسلامی اخلاقیات کے منافی ہے۔ ہر انسان اللہ کی مخلوق ہے اور اس کا احترام لازم ہے، چاہے وہ کسی بھی حال میں ہو۔

دعوت الی اللہ : حکمت اور نرمی کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی طرف دعوت دینے والی بنے۔ اس کی ابتدا اپنے شوہر، پھر اپنے اہل خانہ، پڑوسیوں، سہیلیوں اور دیگر رشتہ دار خواتین سے کرے۔

حسنِ سلوک کی تربیت : پہلے اپنے شوہر کے ساتھ اور پھر دیگر تمام لوگوں کے ساتھ اچھے اور مہذب انداز میں پیش آنے کا ہنر سیکھے۔ نرم گفتگو اور اچھا برتاؤ دلوں کو جیت لیتا ہے۔

بہترین نمونہ : اپنی سہیلیوں، ہم جماعتوں اور دیگر ملنے والی خواتین کے لیے اپنے لباس، گفتگو، سنجیدگی، ادب اور اخلاق میں ایک قابلِ تقلید نمونہ بنے۔ اس کا ہر عمل اسلامی تعلیمات کا عکاس ہو۔

والدین کا یکساں احترام : اپنے والدین کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر کے والدین کا بھی تہہ دل سے احترام اور قدر کرو۔ ان کے ساتھ حسنِ سلوک میں کوئی کمی نہ آنے دو اور ان کے درمیان فرق نہ کرو، کیونکہ انہوں نے تمہیں اپنا سب سے قیمتی تحفہ، یعنی تمہارا پیارا شوہر، عطا کیا ہے۔

شوہر کے اہل خانہ کا اکرام : شوہر کے دیگر اہل خانہ (بھائی، بہنیں وغیرہ) کا بھی پرتپاک استقبال کرو، ان کا احترام ملحوظ رکھو، خاص مواقع پر انہیں تحائف پیش کرو اور شوہر کو ان سے ملنے جلنے اور صلہ رحمی کی ترغیب دو، چاہے وہ خود اس معاملے میں کچھ کوتاہی ہی کیوں نہ کرتا ہو۔

مہمان نوازی : اپنے گھر آنے والے مہمانوں، خاص طور پر شوہر کے مہمانوں، کا خندہ پیشانی سے خیال رکھو۔ ان کے بار بار یا اچانک آجانے پر ہرگز کبیدہ خاطر نہ ہو، بلکہ ان کی عزت اور خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کرو، کیونکہ یہ چیز شوہر کے لیے باعثِ عزت و تکریم ہے۔

شوہر کے اہل خانہ کا احترام : شوہر کے والدین اور دیگر اہل خانہ کے لیے اپنی محبت، احترام اور قدردانی کا برملا اظہار کرے۔ ان کی موجودگی اور عدم موجودگی میں ان کے لیے دعا کرے اور ان سے محبت کا برتاؤ رکھے، یہ شوہر کو خوش کرتا ہے۔

خاص نصیحت

سب سے اہم بات یہ ہے کہ صرف اپنی انسانی کوششوں، ذہانت اور تدبیروں پر مکمل انحصار نہ کرو، اور یہ کبھی نہ بھولو کہ ہمیں ہر لمحہ، ہر قدم پر اللہ رب العزت کی مدد اور توفیق کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اپنے تمام معاملات میں آسانی، اپنی پریشانیوں کے خاتمے اور اپنی کوششوں میں برکت کے لیے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بناؤ، کہ یہی عمل ہر مشکل سے نکلنے میں تمہارا بہترین مددگار ثابت ہوگا۔